ہر احمدی کا فرض ہے کہ ملکی قانون کا پابند ہو اور قانون شکنی نہ کرے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ جولائی 1974ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے میں نے صدر انجمن احمدیہ سے کہہ کر امرائے اضلاع کی میٹنگ جمعرات کو بلوائی تھی لیکن چونکہ ان دنوں بیرونی اضلاع سے بھی پانچ پانچ، دس دس اور بعض شہروں سے بھی دو دو، تین تین دوست تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ امرائے اضلاع کی میٹنگ سے قبل اپنے ان دوستوں سے ملاقات کروں۔ اُن کے علاقہ کے حالات معلوم کروں اور جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق ان دنوں میں جو طریق کار اپنانا چاہیئے، وہ اُن کے ذہن نشین کراؤں اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم عاجز، کمزور اور بے بس بندوں کو جو مہدیٔ معہود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، اُن سے اُن الٰہی بشارتوں کا ذکر کروں جو غلبہ اسلام کے لئے انہیں دی گئی ہیں اور ملک میں امن وامان قائم رکھنے کے لئے اُن کو ہدایات دوں اور پھر اس کے بعد امرائے اضلاع سے گفتگو کروں۔ چنانچہ کل قریباً سارا دن اور رات کا ایک حصہ بھی ان ملاقاتوں میں گزرا۔ میرا اندازہ ہے کہ آٹھ گھنٹے تک لگاتار میں نے احباب جماعت سے ملاقاتیں کی ہیں جو ابھی تک ختم نہیں ہو سکیں۔ کچھ ملاقاتیں رہتی ہیں، وہ جمعہ کی نماز کے بعد ہوں گی۔ اس لئے جو دوست ملاقات کرنے سے رہ گئے ہیں وہ فکر مند نہ ہوں۔ تاہم جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے اکثر دوستوں سے ملاقاتیں ہو گئی ہیں جو پاکستان کے اکثر حصوں سے آئے ہوئے تھے۔ اور اُن سے باتیں کر کے حالات معلوم ہوئے اور صورتِ حال نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آگئی۔

آج صبح بھی میں نے قریباً اڑھائی گھنٹے تک اسی قسم کی انفرادی ملاقاتیں کیں (انفرادی ملاقاتوں کا مطلب صرف ایک فرد کی ملاقات ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ دو چار آدمیوں کی اکٹھی ملاقات بھی انفرادی ملاقات ہی کہلاتی ہے) اور پھر اس کے بعد امرائے اضلاع کی میٹنگ ہوئی اور اس طرح انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے ذریعہ حالات سامنے آگئے۔ امرائے اضلاع کو میں نے جو نصیحتیں کی ہیں اور اُن کو اپنے اپنے ضلع کے ہر احمدی کے ذہن نشین کرانے کی جو ہدایتیں دی ہیں، وہ میں اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ

ساری جماعت کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ان نصیحتوں سے پاکستان والے بھی اور پاکستان سے باہر والے احمدی دوست بھی فائدہ اُٹھائیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم ملکی قانون کی پابندی کریں اور قانون شکن نہ بنیں۔ اس لئے ہر شہری کا یہ فرض ہے اور ہر شہری ہونے کے لحاظ سے ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ملکی قانون کا پابند ہو اور قانون شکنی نہ کرے۔ اس لئے جہاں جہاں بھی احمدی بستے ہیں، انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں پوری توجہ کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ ملکی قانون کی پابندی کرنی پڑے گی اور قانون شکنی سے بہر حال بچنا ہو گا۔ صرف اس لئے نہیں کہ ہر شہری کا یہ فرض ہے بلکہ اس لئے بھی اور زیادہ تر اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ خواہ حالات کیسے ہی جوش دلانے والے اور غصہ دلانے والے ہی کیوں نہ ہوں، تم نے قانون شکنی نہیں کرنی۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ تم اپنے جوش کو ٹھنڈا کرو۔ اپنے غصہ کو دباؤ اور قانون کا احترام اور پابندی کرو۔

دوسرے جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے انفرادی ملاقاتوں سے یہ بات بڑی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے کہ پاکستان میں بہت سی جگہوں پر حکومت کے افسران نے فرض شناسی سے کام لیا اور جہاں تک اُن کی طاقت میں تھا، اُنہوں نے فتنہ و فساد کو روکا اور امن کی فضا قائم کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ جہاں بھی افسرانِ حکومت لوگوں کو ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے سے روک رہے ہوں تو آپ اُن سے انتہائی طور پر تعاون کریں اور اُن کی ہر ممکن مدد کریں۔ اس لئے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ مفسدوں سے پیار نہیں کرتا دوسرے اس لئے کہ فساد کے نتیجہ میں انسان نہ صرف اللہ تعالیٰ کا پیار کھو دیتا ہے (اور اصل نقصان تو یہی ہے) بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے کھو دینے کے مقابلہ میں ایک چھوٹا سا نقصان اور بھی کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ فتنہ و فساد کے نتیجہ میں ملک کو نقصان پہنچتا ہے، جس کا کوئی بھی محب وطن تصور بھی نہیں کر سکتا۔ گو بعض لوگ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سب سے اچھے محبانِ وطن میں سے ہیں۔ ہم نے اس پاکستان کے لئے 1974ء میں جانی اور مالی قربانیاں دی تھیں۔ ہم نے پاکستان کے لئے اُس وقت سے لے کر آج تک بھی ہر موقع پر، ہر قسم کی قربانیاں دی ہیں تاکہ ہمارا ملک پاکستان پھلے پھولے اور اس میں استحکام پیدا ہو۔ جب کبھی ہمارے خلاف فتنہ و فساد پیدا کیا گیا تو جہاں اس میں ہمارے لئے روحانی رفعتوں کے سامان تھے وہاں ہمارے لئے یہ فکر کی بات بھی تھی کہ اس سے ہمارے ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ اس لئے ہر احمدی نے اور تمام جماعت ہائے احمدیہ نے ہر موقع پر یہ کوشش کی کہ ملک کو فتنہ و فساد اور نقصان سے بچایا جائے

کیونکہ یہ اُسی طرح ہمارا ملک بھی ہے جس طرح دوسرے محبان وطن کا ملک ہے۔ پچھلے دنوں بعض اخباروں نے جب یہ اشارے کئے کہ یہ لوگ اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے تو ہمیں ایسی خبریں پڑھ کر بڑی ہنسی آئی۔ انسان اپنا مٹی کا بنا ہوا گھر چھوڑ کر کسی اور جگہ نہیں جاتا تو ہم اپنے اس پیارے وطن کو چھوڑ کر کہیں باہر جانے کا ارادہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ یہی ہمارا پیارا وطن ہے۔ ہم یہیں رہیں گے۔ ہم نے یہیں رہ کر اس کی حتی المقدور خدمت کرنی ہے۔ ہم نے دوسرے محبانِ وطن کے شانہ بشانہ اس کی ترقی کی راہ میں تمام روکوں کو دُور کر کے اسے جنت نظیر بنانا ہے۔ یہی ہماری خواہش ہے۔ یہی ہمارے ارادے ہیں اور یہی ہماری دعائیں ہیں کہ ہمارا یہ ملک پھولے، پھلے اور ترقی کرے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے ہر قسم کے عجز کے باوجود، ہماری بے بسی اور کمزوری کے باوجود وہ ہماری دُعاؤں کو قبول فرمائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس ہمارے اس پیارے ملک کو فتنہ وفساد اور نقصان سے بچانے کے لئے افسران جو کوششیں کر رہے ہیں، جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں اُن سے پورا پورا تعاون کرے۔

تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن عظیم میں یہ حکم دیا ہے اور حضرت نبی کریمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی یہی ہے کہ کسی سے دُشمنی نہیں رکھنی۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بنیادی نقطہ کو ہمیشہ یاد رکھے کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ جو شخص خود کو ہمارا دشمن سمجھتا ہے اُس کے متعلق ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی غلطی پر ہے۔ اس لئے کہ آج نہیں تو کل اُسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ دراصل اس کا مقام بھی دشمنی کا نہ تھا کیونکہ کہا جاتا ہے تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ جب ہم کسی کے دشمن نہیں تو تم ایک ہی ہاتھ سے ہمارے دشمن کیسے بن جاؤ گے۔ غرض ہم کسی کے دشمن نہیں، مگر یہ تو ایک منفی اعلان ہے۔ اس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں۔ ہم ہر انسان سے ہمدردی رکھتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ وہ انسان کے دل کو خدا اور خدا کے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محبت اور پیار کے ساتھ جیتے۔ اس لئے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنی نوع انسان کے دل پیار اور محبت کے ساتھ جیتنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قدموں میں دلوں کے ڈھیر لگا دینے ہیں۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ سینوں سے نکال کر لا ڈالیں گے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل دل تو وہ ہے جو جذبات سے پُر ہوتا ہے۔ لوتھڑے کا دل مراد نہیں ہے یہ تو گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور گیدڑ اور لومڑ کے اندر بھی ہوتا ہے۔ جب مذہب کی زبان میں دل کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ روحانی جذبات ہوتے ہیں جن کو بعض دفعہ انگریزی میں مائنڈ (Mind) کہا جاتا ہے اور ہماری زبان میں اس کو قلب کہتے ہیں۔ عربی میں بعض اور نام بھی ہیں لیکن اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال ہم نے انسان کے دل کے سارے جذبات کو جیت کر خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے ہیں اور

یہ کام پیار کے ساتھ کرنا ہے سختی سے نہیں کرنا۔ ہم نے دوسروں کے دُکھ دور کرنے کے لئے خود مصائب جھیلنے ہیں ہم نے لوگوں کے دل پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ اور بے لوث خدمت کے ساتھ اور ہمدردی اور غم خواری کے ساتھ خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں۔ سو ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ بھی غلطی خوردہ ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ غلطی خوردہ اس لئے کہ جو شخص صداقت پر قائم ہوتا ہے، وہ ابدی طور پر صداقت پر قائم رہتا ہے لیکن جو غلط تصورات رکھتا ہے، اس کے تصورات ایک نہ ایک دن مٹ جاتے ہیں اور حقیقت اُس پر آشکار ہو جاتی ہے۔ اسی معنی میں میں کہتا ہوں کہ بعض لوگ غلطی خوردہ ہیں کیونکہ وہ خود کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں۔ اُن کی یہ غلطی اُن پر ایک نہ ایک دن ظاہر ہو گی۔ یہ غلطی کس طرح ظاہر ہو گی۔ اس کی میں ایک مثال دیتا ہوں اس سے کسی کا عیب بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ کسی فرد واحد کا ذکر کرنے کی بجائے میں پرانے زمانے کی مثال لیتا ہوں۔ امت مسلمہ کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جو لوگ ایک وقت میں اسلام کے دشمن تھے دوسرے وقت میں وہی مسلمان ہو کر اسلام کے فدائی بن گئے۔ اسلام عرب سے نکل کر کئی دوسرے ممالک میں پھیل گیا۔ ایک طرف مصر اور پھر مغرب میں سے ہوتا ہوا سپین تک جا پہنچا اور دوسری طرف شام، عراق، ایران تک پھیل گیا۔ پھر روم کے ایک طرف سے نکل کر مسلمان یورپ تک جا پہنچے اور اُنہوں نے یورپ کو اسلام کی محبت کی گاڑی میں بیٹھ کر عبور کیا اور پولینڈ کے ان کناروں تک پہنچ گئے جنہیں سمندر تر کرتے تھے۔ مگر ان سارے علاقوں میں بسنے والے لوگوں کے دلوں کو پیار سے جیتا۔ تاہم یہ بھی ٹھیک ہے کہ جب اُن پر حملے کئے گئے تو اس وقت جوابی حملے بھی ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مسلمانوں کو اپنی خود حفاظتی کے لئے تلوار کا مقابلہ تلوار کے ساتھ بھی کرنا پڑا۔ لیکن تلوار دلوں کو فتح نہیں کیا کرتی، محبت دلوں کو فتح کیا کرتی ہے۔ چنانچہ اُن اُن ملکوں میں اسلام پھیلا جو مسلمانوں کیلئے بالکل غیر اور اجنبی تھے۔ جن کی عادتیں مختلف تھیں۔ جن کا رہن سہن مختلف تھا۔ جن کا کھانا پینا مختلف تھا۔ جن کا کھانے پکانے کا طریق مختلف تھا جن کا کھانا کھانے کا طریق مختلف تھا۔ گویا ہر لحاظ سے اختلاف پایا جاتا تھا۔ مگر جب اسلام کے ذریعہ اُن کے دل جیت لئے گئے تو وہ اس طرح باہم گھُل مل گئے جس طرح ماں جائے بھائی اور حقیقی بھائی دوست ہوتے ہیں۔ چودہ سو سال سے اسلام کے حسن واحسان کے یہ معجزات ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اسلام نے محبت اور پیار کے ساتھ لوگوں کو بھائی بھائی بنا دیا اور ایک دوسرے سے پیار کرنے والی قوم بنا دیا۔ بہر حال یہ ایک لمبی تاریخ ہے جو سنہری اوراق، نہایت خوبصورت واقعات، اور دل کو موہ لینے والے کلمات پر مشتمل ہے۔

ہمارے محبوب آقا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ توحید حقیقی کی معرفت عطا کرنے کیلئے آپ کو دُنیا کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور یہ کہ آپ تمام جہانوں کے لئے ایک مجسم رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ آپ کی بعثت سے لے کر آج تک نوع انسانی نے اسلام کے حسن واحسان، محبت وپیار اور بے لوث اور بے غرض خدمت کے اتنے حسین اور شاندار نتائج دیکھے ہیں کہ دُنیا کا کوئی آلہ یا دُنیا کا کوئی مذہب آج تک اس قسم کے نتائج پیدا نہیں کر سکا۔

پس چونکہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں، اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم تمام لوگوں کے لئے دعائیں کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اُس آدمی کے لئے دُعائیں نہیں کرتا جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتا ہے، تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت کے متعلق مجھے شک ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اس لئے جہاں احباب جماعت اپنے لئے دعائیں کرتے ہیں وہاں بڑی عاجزی اور تضرع کے ساتھ، بڑے خلوص اور پیار کے ساتھ اُن لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ہدایت کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اسلام کی اُن راہوں کی شناخت عطا فرمائے جو عارضی طور پر اُن کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکی ہیں۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ میں نے امرائے اضلاع سے بھی اور جو دوست مجھے ملنے آئے تھے، ان سے بھی میں نے یہی کہا ہے کہ واپس جا کر ساری جماعت کو یہ باتیں بتاؤ اور اب انہی باتوں کا اعادہ اس خطبہ میں بھی کر رہا ہوں۔ یہاں سے جو دوست واپس اپنے گھروں کو جا رہے ہیں، وہ اپنے ضلع کی جماعتوں یا اپنے ماحول کے احمدیوں تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ اگر تم احمدیہ فرقہ کے مسلمان ہو تو یہ تعلیم ہے جو تمہیں دی گئی ہے تم اس پر عمل کرو۔ اس میں تمہارے ملک کا فائدہ ہے۔ اس میں تمہارے خاندانوں کا فائدہ ہے اور اس میں تمہارے نفسوں اور تمہاری روحوں کا فائدہ ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ چونکہ ہم کسی کے دشمن نہیں اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے ہم اُسے غلطی خوردہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اُن لوگوں کو بھی پیار کے ساتھ اپنے سینے کے ساتھ لگانا ہے جو ہمارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ وہ دن دُور نہیں جب یہ مسئلہ اُن کی سمجھ میں آجائے گا کہ وہ بھی ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ ہم تو کبھی اُن کے دشمن نہیں ہوئے اور یہ ملک جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمارا ملک ہے اور وہ بُڑھیا شاید انسانوں میں سے ایک ہی پیدا ہوئی تھی جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اُس نے اپنے لئے ایک بڑی خوبصورت انگوٹھی بنوائی اور اس میں ایک قیمتی ہیرا یا پتھر لگوایا اور بڑے شوق سے پہنا لیکن اس کے ہمسائے میں اس کی ملنے والیوں، اور سہیلیوں اور دوسری عورتوں کو اس کی انگوٹھی کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی۔ وہ بڑی

پریشان ہوئی کیونکہ نمائش کی اُسے عادت تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ میں نے پیسے خرچ کر کے انگوٹھی بنوائی ہے مگر اس کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کرتا۔ چنانچہ لوگوں کی اس بے توجگی سے تنگ آ کر اُس نے ایک دن اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ جب دور و نزدیک سے واقف عورتیں پوچھنے کے لئے آئیں اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ تمہارے گھر کو آگ لگ گئی ہے اور بہت نقصان ہو گیا ہے تو وہ اُن سے کہتی تھی کہ سب کچھ جل گیا ہے۔ بس یہی ایک انگوٹھی بچی ہے اور اس طرح اُس نے اپنی انگوٹھی کی نمائش کی۔ ایسی بُڑھیا آدم سے لے کر آج تک ایک ہی پیدا ہوئی ہے۔ ہم اس بڑھیا کی اولاد نہیں ہیں ہم ان ماؤں کی اولاد ہیں جو چودہ سو سال سے اسلام کی عظمت کے قیام کے لئے اپنی نسل میں اُس محبت کو پیدا کرتی رہی ہیں جو اسلام کو پھیلانے میں کارگر ہوتی تھی اور اسلام میں پیار پیدا کرتی تھی اور یہی وہ محبت ہے جس سے لوگوں کے دل جیتے جاسکتے ہیں۔ پس وہ بڑھیا جس نے اپنی انگوٹھی کی نمائش کے لئے اپنا گھر جلا دیا تھا وہ ہماری ماں نہیں ہے۔ ہم نے پاکستان کی کوئی چیز حتیٰ کہ ایک درخت بھی ضائع نہیں ہونے دینا۔ ہم کوشش کریں گے کہ پاکستان کا ایک دھیلہ بھی جو ہماری نگرانی میں آجائے گا وہ ضائع نہ ہو۔ ہمارا ملک غریب ہے۔ ہم نے اس کے لئے انتہائی قربانیاں دیں اور انتہائی تکالیف برداشت کیں اور غریبانہ زندگی اختیار کی تاکہ ہمارے ملک کی شان و شوکت دُنیا پر ظاہر ہو۔ ہم نے اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مل کر اس ملک کو ایک ایسا ملک بنانا ہے کہ جو دُنیا کے لئے ایک نمونہ ثابت ہو۔ ہمارا ملک دُنیا کو ہدایت دینے والا ملک بن جائے۔ دُنیا اس سے ہدایت حاصل کرے کہ دیکھو یہ ملک کس طرح غربت سے اُٹھا اور ترقی کر گیا۔ ۱۹۴۷ء میں اس کا کیا حال تھا اور اب اپنی محنت سے کیا سے کیا بن گیا ہے۔ تاہم یہ درست ہے کہ بہت سا وقت ضائع ہو گیا لیکن یہ بھی درست ہے کہ قوموں کی زندگی میں اگر دس پندرہ سال ضائع بھی ہو جائیں تو قومیں جب اس نقصان کو پورا کرنا چاہتی ہیں تو وہ پھر درجنوں یا بیسیوں سال کا انتظار نہیں کرتیں بلکہ اپنی محنت، اپنی فراست، اپنے علم اور اپنی دعاؤں سے (کیونکہ ہم مسلمان احمدی ہیں اور ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے) اس کمی کو پورا کرتی ہیں اور ملک کی ترقی کے سامان پیدا کرتی ہیں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔

غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے احباب جماعت نے قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا۔ حکومت کے افسران سے جو اپنے اپنے علاقہ میں فتنہ و فساد کو دور کرنے کی مخلصانہ کوششیں کرتے ہیں، اُن سے پورا پورا تعاون کرنا ہے اور وہ افسران جو اپنی فرض شناسی کے لحاظ سے غافل اور سست ہیں، اُن کے لئے واعظ اور نگران بننا ہے۔ تم اُن سے مناسب رنگ میں یہ کہو کہ تمہارا ملک تم سے اخلاص کا مطالبہ کر رہا ہے اس لئے غفلت کو چھوڑو، سستیوں کو ترک کرو اور ملک کی خدمت کے لئے آگے بڑھو، ہم تمہارے ساتھ تعاون کرتے

ہیں۔ فتنہ وفساد ملک کو نقصان پہنچا رہا ہے تم فتنہ وفساد کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سلسلہ میں ہم سے جو قربانی لینا چاہتے ہو اس سے ہم دریغ نہیں کریں گے۔

اسی طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنی ہیں اور یہ سمجھتے ہوئے دعائیں کرنی ہیں کہ ہمارا کوئی دشمن نہیں ہے۔ جو لوگ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں، ہم نے اُن کے لئے بھی دُعائیں کرنی ہیں اور اس ضمن میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت عطا فرمائی ہے اور اس نے ہمیں یہ عرفان بخشا ہے کہ ہماری انفرادی یا اجتماعی طاقت اللہ جل شانہٗ کی قدرت اور طاقت کے مقابلہ میں اتنی حقیر ہے کہ اس کا نام لینا بھی غلطی ہے۔ ہم نے اپنے دُکھوں کو دور کرنے کیلئے اپنی طاقت یا اپنی دولت یا اپنے جتھے یا کسی جگہ پر اپنی کثرت کو نہیں دیکھنا۔ اگر آپ نے اپنے ماحول کو سازگار بنانے کے لئے اپنی طاقت پر بھروسہ کیا تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ پھر مجھے تمہاری مدد کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر تم نے اپنی طاقت پر بھروسہ نہ کیا۔ اگر تم اپنے خدائے قادر و توانا کے حضور جھک گئے اور صدق دل سے یہ دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہم اندھے نہیں، ہم مجنون نہیں کہ خود کو کچھ سمجھیں، ہم تو ذرۂ ناچیز ہیں اور تیرے سوا ہمارا اور کوئی سہارا نہیں۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اگر تو ہمارا سہارا بن جائے تو پھر ہمیں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اے ہمارے رب کریم! ہم نہایت عاجزی کے ساتھ تیرے دامن کو پکڑتے ہیں، اس دعا کے ساتھ کہ اے خدا! تو اپنا دامن چھوڑ کر ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ اے خدا! ہم تیرے فضل اور رحم کے ہر آن محتاج ہیں۔

میں نمازیں جمع کروں گا جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھا دوں گا کیونکہ بہت سے دوستوں نے واپس اپنے گھروں کو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)